Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ ہفتہ: ۴۔ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ، ۲۷۔ تبلیغ ۱۳۷۲ہش، ۲۷۔ فروری ۱۹۹۳ء نمبر ۴۹

امانت اور قرض میں فرق

امانت اور قرض کے فرق کو ملحوظ رکھیں۔ امانت میں آپ کو کسی شخص نے از خود دیا ہے۔ دنیا کے لین دین میں جب ہم قرض سے فرق کرنے کیلئے امانت کی بات کرتے ہیں تو مطلب یہ بنے گا کہ آپ نے کوئی خواہش نہیں کی بلکہ ایک شخص کو ضرورت تھی اس نے آپکے پاس روپیہ رکھوا دیا۔ ایسی صورت میں آپ کا کچھ احسان اس پر ہو جاتا ہے کیونکہ آپ نے ذمہ داری قبول کر لی۔ اسکا ثواب اللہ تعالیٰ آپکو عطا فرمائے گا۔ لیکن جب آپ قرض لیتے ہیں تو آپ امین بھی ہیں اور زیر احسان بھی آجاتے ہیں۔ پس جو قرض میں لیت و لعل کرتا ہے کہ میں نہیں دے سکتا ضائع ہو گیا۔ یا فلاں بات ہو گئی وہ تو احسان کش بھی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس یاد رکھنا چاہیئے کہ نہ خدا نے گناہ سے اس واسطے روکا ہے کہ اس میں اس کا کوئی نقصان متصور ہے اور نہ نیکی کی اس واسطے تاکید فرمائی ہے کہ اس میں اس کا کوئی فائدہ ہے بلکہ یہ اس کا رحم ہے کہ اس نے ایسے امور جو خود انسان کے اپنے ہی واسطے مضر تھے یا بنی نوع انسان کے واسطے مضر تھے ان سے روک دیا اور یہ اس کا کمالِ رحم ہے وہ چونکہ قدّوس اور پاک ہے اس کی قدوسیت اور پاکی کا تقاضا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے۔ ورنہ انسان اگر بے قید ہو کر بدی اور گناہ کرے گا اور ممنوعاتِ شرعیہ کا ارتکاب کرے گا تو اس کا وبال بھی خود ہی برداشت کرے گا۔ خدا تعالیٰ کا اس میں کچھ نقصان نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صٓ ۵۹۷)

انسان ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا محتاج ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

سچ تو یہ ہے کہ (...) تم خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حاجتمند ہو، تم اس احتیاج کا احساس پیدا کر لو۔ تم یہ سمجھ لو کہ دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی اخروی نعمت ہمیں اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ نہ کرے کیونکہ اس دنیا کی نعمتیں بھی اس کے ارادہ اور منشاء کے بغیر کسی کو مل نہیں سکتیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جوتی کا ایک تسمہ بھی اس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا منشا نہ ہو۔ ہر چیز میں ہر وقت اور ہر آن تم محتاج ہو۔ تمہارے اندر اپنے رب کی احتیاج ہے۔ خدا تمہارا محتاج نہیں۔ خدا تعالیٰ تو غنی ہے (...) حقیقی غنا اسی کی ذات میں ہے کوئی اور ہستی ایسی نہیں جس کی طرف ہم حقیقی غنا کو منسوب کر سکیں اور کہہ سکیں کہ اس کے اندر غنا پائی جاتی ہے اور وہ غنی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ صفات باری کا مظہر بنتے ہوئے غنا کی صفت بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق اپنے رب سے پا لے۔ پھر وہ ایک معنی میں غنی بھی بن جاتا ہے۔ ایک معنی میں وہ ربوبیت بھی کرتا ہے اور رحمانیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ رحیمیت کے جلوے بھی دکھاتا ہے۔ وہ معاف بھی کرتا ہے اور مالک یوم الدین کے جلوے بھی دکھاتا ہے لیکن یہ سب نسبتی اور طفیلی چیزیں ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اس کی دی ہوئی توفیق سے صفات باری کا مظہر بنتا ہے۔ اگر خدا کا سہارا نہ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کی صفات کا کون مظہر بن سکے؟ ہاں جب اللہ تعالیٰ خود اپنا سہارا دیتا ہے اور اپنے فضل سے نوازتا ہے تو انسان اس کی صفات کاملہ کا محدود دائرہ میں اور طفیلی طور پر مظہر بھی بنتا ہے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق بنتا ہے۔

(از خطبہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

تحریک جدید کی مالی قربانی کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ارشادات

۱۔ جو شخص اس میں حصہ نہیں لیتا وہ خطرے کے مقام پر کھڑا ہے فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور جو شخص (میری) آواز پر کان نہیں دھرتا، اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

۲۔ تحریک جدید کی عظمت کے پیش نظر اس کی خاطر جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے:۔

"ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا کے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لا کر بٹھانا پڑے گا۔"

تقریب شادی

مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد لندن سے تحریر فرماتے ہیں:

میرے بھانجے عزیزم انتصار احمد صاحب ایاز ابن مکرم برادرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز کی شادی کی مبارک تقریب ۶۔ فروری ۱۹۹۳ء کو لندن میں منعقد ہوئی۔ مورخہ ۴۔ فروری کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفضل لندن میں بعد نماز مغرب نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیز کا نکاح مکرمہ ڈاکٹر نورین صاحبہ بنت مکرم محترم بشیر احمد صاحب آف واہ کینٹ حال لندن سے آٹھ ہزار پونڈ حق مہر پر ہوا۔ حضور انور نے نکاح میں برادرم افتخار احمد صاحب ایاز کے جذبہ خدمتِ دین کا بڑے پیارے رنگ میں ذکر فرمایا۔ حضور نے ہر دو خاندانوں کے بزرگان کے تاریخی امتیازات اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی دلی دعاؤں سے نوازا۔

۶۔ فروری کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اور ۷۔ فروری کو وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت و عنایت ہر دو تقاریب میں شمولیت فرمائی اور تقاریب کے اختتام پر جملہ حاضرین سمیت اجتماعی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس شادی کے بہت بابرکت ہونے کے لئے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

"انسانیت کا شرف دنیا میں دوبارہ قائم کئے بغیر انسانی قدروں کو بحال کئے بغیر ہم جو عالمی انصاف کی یا عالمی امن کی باتیں کرتے ہیں وہ صرف منہ کی باتیں ہیں۔ ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ ۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۲۷ ۔ فروری ۱۹۹۳ء

گناہ کی چمک دمک

نیکی خوبصورتی ہے تو گناہ بہر حال بدصورتی ہی کہلائے گا۔ کسی میں خوبیاں ہوں اور اس کے اعمال نیکیوں پر مبنی ہوں تو اسے نیک سیرت کہا جائے گا اور کہتے ہیں کہ نیک سیرت ہی اصل خوبصورتی ہے۔ سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوتی تو کیا یعنی اصل خوبصورتی نیکی میں ہے۔ نہ کہ چہرے کے سرخ و سفید ہونے میں۔

لیکن گناہ کی بدصورتی بھی بعض اوقات "خوبصورت" ہو کر دکھائی دیتی ہے۔ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو گناہ کرتے وقت اُسے بُرا یا بدصورت سمجھیں۔ اگرچہ ایسے لوگ بھی ہیں اور یقیناً ہیں جو کوئی گناہ مجبوری کے تحت کرتے ہیں۔ اپنی کم ہمتی کی وجہ سے کرتے ہیں اور گناہ کرتے وقت اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں لیکن اکثر گناہ کرتے وقت لوگ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے اور بعض لوگ تو اسے نیکی ہی سمجھتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کی ایک نہائت واضح مثال دی ہے۔ اور وہ ہے پھوڑے کی مثال۔ تکلیف بھی دیتا ہے۔ اس کے اندر پیپ بھی ہے لیکن باہر سے خوب چمک رہا ہے۔ اور اس کی چمک جلد کو خوبصورت دکھائی دینے لگتی ہے بلکہ جسم کے باقی حصوں سے زیادہ چمکدار ہوتا ہے۔ اور اس لئے خوبصورت بھی زیادہ نظر آتا ہے۔ چنانچہ جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس پھوڑے کے اندر پیپ ہے وہ چمکتے ہوئے حصہ کو خوبصورت کہتا ہوا اس کی تعریف کرے گا۔

اس مثال کے پیش نظر ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا فرض ہے کہ گناہ کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر مطمئن ہو جانے کی بجائے اس کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کی جائے اور اس کی پیپ کو نکال کر اس حصہ کو جسم کے باقی حصوں جیسا بنایا جائے۔

گناہ سے بچنا پھوڑے سے بچنے کے مترادف ہے۔ اور بچا صرف اس طرح جا سکتا ہے کو عمومی صحت کو بہتر رکھا جائے۔ جلد کو ہمیشہ زیر نظر رکھا جائے۔ یعنی اپنے اعمال کو ہمیشہ پرکھا جائے کہ انکی کیفیت کیا ہے۔ وہ صرف چمکدار چیزیں تو نہیں۔ انکی افادیت کیا ہے۔ ہمارے لئے۔ دوسروں کے لئے۔ خدا کی نگاہ میں۔ اگر ہم صرف اسی بات کا خیال رکھیں کہ ہمارے اعمال کی خدا کی نگاہ میں کیا حیثیت ہے۔ تو یقیناً ہم گناہ سے بچتے رہیں گے۔ اور گناہ اپنی چمک دمک سے ہماری نظروں کو خیرہ کر کے ہمیں ان کے ارتکاب پر مجبور نہیں کر سکیں گے۔ یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے۔

ایسا نہ ہو گُنہ کی چمک خوب تر لگے
اپنی نظر کو آپ رکھیں اعتدال پر
اوروں کے تجربہ سے بھی ہوں بہرہ ور مگر
ہر لمحہ آپ کی ہو نظر اپنے حال پر

ـــــــ ابوالاقبال

○

آؤ حُسنِ یار کی باتیں کریں
یار کی۔ دلدار کی باتیں کریں

اِک مجسّم خُلق کے قصّے کہیں
احمدِ مختار کی باتیں کریں

جس کو سب سرکارِ دو عالم کہیں
ہم اسی سرکار کی باتیں کریں

اِک گُلِ خوبی کا چھیڑیں تذکرہ
حُسنِ خوشبودار کی باتیں کریں

غم غلط ہو جائیں سب کونین کے
جب بھی اس غمخوار کی باتیں کریں

جس کی ستّاری پہ دل قربان ہے
ہم اسی ستّار کی باتیں کریں

پھر غمِ جاناں کی چادر اوڑھ کر
غم کے کاروبار کی باتیں کریں

حسن سے حسنِ طلب کی داد لیں
عشق کی۔ تکرار کی۔ باتیں کریں

پھر بہار آئی ہے اک مدّت کے بعد
پھر گل و گلزار کی باتیں کریں

یار ہے آمادۂ لُطف و کرم
کیوں عبث انکار کی باتیں کریں

غیر کو جلنے دیں اس کی آگ میں
مُسکرائیں پیار کی باتیں کریں

شب گزیدو آؤ مل کر صُبح تک
صُبح کے آثار کی باتیں کریں

صُبح ہونے کو ہے مضطرؔ آئیے
مطلعِ انوار کی باتیں کریں

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

(سن رائز)

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی جماعت بیرونی ممالک میں روز بروز بڑھ رہی تھی اور تربیتی (۔) ضروریات کا تقاضا تھا کہ مرکز سے ایک ایسا انگریزی اخبار جاری کیا جائے۔ جو ایک طرف دُنیا میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ہدایات، خطبات اور مرکزی تحریکات سے آگاہ رکھے اور دوسری طرف غیروں میں (۔) احمدیت کی اشاعت کرے ان اغراض و مقاصد کے پیش نظر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک پندرہ روزہ انگریزی اخبار جاری کرنے کی ہدایت فرمائی اور اس کا نام "سن رائز" رکھا۔ اخبار سن رائز مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے (مربی امریکہ) کی زیر ادارت دسمبر ۱۹۲۶ء میں جاری ہوا۔ وسط ۱۹۲۸ء میں ملک غلام فرید صاحب ایم اے اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ آپ کے دَور میں اخبار کا علمی معیار بھی بلند ہوا اور اس کی اشاعت میں بھی اضافہ ہوا۔ یکم ستمبر ۱۹۳۰ء سے اِسے ہفتہ وار کر دیا گیا۔ مارچ ۱۹۳۲ء میں یہ اخبار لاہور (فلیمنگ روڈ) میں منتقل ہو کر مسٹر مجید ملک ایم اے، ایل ایل۔ بی کی ادارت میں نکلنا شروع ہوا مگر جلد ہی بند ہو گیا اور اس کا دوبارہ اجراء قاضی عبد الحمید صاحب بی اے ایل ایل بی کے ذریعہ ہوا اور آپ نے عرصہ تک بڑی محنت اور توجہ سے یہ کام انجام دیا۔

تقسیم ملک کے بعد یہ اخبار بعض واقفین کے زیرِ ادارت شائع ہوتا رہا ۱۹۵۰ء کے شروع میں مکرم نسیم سیفی صاحب اس کے انچارج مقرر ہوئے اور ماہِ اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ان کے نائیجیریا (تربیتی امور) کے لئے جانے کے بعد فیصلہ ہوا کہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی موجودگی میں اس کی ضرورت نہیں لہٰذا اسے بند کر دیا جائے۔

سن رائز نے قریباً ربع صدی تک نہ صرف جماعت احمدیہ کی تربیتی اور (۔) ضروریات پوری کی ہیں بلکہ دوسروں کی سیاسی تحریکات میں بھی نمایاں حصہ لیا ہے۔

'ہماری تاریخ' کے کالم میں اس بات کا ذکر آیا ہے کہ انگریزی ہفت روزہ (جو پہلے پندرہ روزہ تھا) سن رائز کا آغاز حضرت مولوی محمد الدین صاحب بی اے سابق مربی انچارج امریکہ نے ۱۹۲۶ء میں کیا تھا اور مختلف بزرگوں کے ہاتھوں سے ہوتے ہوتے ۱۹۵۰ء میں اس کی ادارت خاکسار (نسیم سیفی) کو سونپی گئی۔ میں ان دنوں چند ماہ کے لئے نائیجیریا سے پاکستان واپس آیا ہوا تھا اور وکالت تبشیر کے اس ارشاد کے ماتحت آیا تھا کہ آکر اپنی فیملی لے جائیں۔ جب سن رائز کی ادارت میرے سپرد ہوئی تو مجھے وکالت دیوان (مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور ان دنوں وکیل الدیوان تھے) کی وساطت سے یہ ارشاد ملا۔ کہ سن رائز کے سابق ایڈیٹر صاحب کا قیام لاہور میں حضرت مولوی رحمت علی صاحب کی رہائش گاہ پر ہے میں وہاں جاکر سن رائز کے تمام متعلقہ کاغذات حاصل کرلوں اور پرچہ نکالنا شروع کر دوں چنانچہ میں لاہور گیا سن رائز کے متعلقہ کاغذات حاصل کئے اور اس کے بعد میں نے لاہور کے اس پریس سے رابطہ کیا جہاں سن رائز چھپتا تھا یہ پریس ایک نہایت بوسیدہ عمارت میں ایسی حالت میں موجود تھا کہ نہ اس کے پاس اچھے کمپوزیٹر تھے اور نہ کوئی بیٹھنے کی جگہ تھی۔ بہرحال میں اس پریس سے رابطہ کرکے واپس ربوہ آگیا اور پرچے کی ادارت شروع کر دی۔ اس وقت تحریک جدید کے دفاتر میں ایک کمرہ سن رائز کو ملا ہوا تھا۔ جس میں صرف ایک میز اور ایک کرسی تھی۔ مینیجر صاحب کبھی دفتر میں نہیں آتے تھے اور اس لئے ادارت اور پرچے کی مینیجری ایک ہی شخص کو کرنی پڑتی تھی۔ میں کچھ یہاں سے لکھ کے لے جاتا تھا اور کچھ لاہور جا کر لکھتا تھا اور لاہور میں ادھر ادھر سے ٹائپ کروا کے مواد پریس میں دے دیتا تھا۔ وہیں پر ایک چارپائی جو نہایت خستہ حالت میں تھی۔ اس کے بازوؤں پر بیٹھ کر پروف پڑھتا اور چونکہ وقت کم ہوتا تھا اس لئے ساری غلطیاں لگانا بھی مشکل اور ان کا درست کروانا بھی مشکل۔ اور چونکہ کمپوزیٹر بھی سب کے سب میٹرک سے کم تعلیم یافتہ تھے انہیں غلطیاں لگانے میں مشکل بھی پیش آتی تھی۔ بہرحال اس پریس پر پرچہ چھپتا رہا۔ چھپ جانے کے بعد پرچہ سید سعید سلیم صاحب اپنی دوکان پر لے جاتے تھے وہاں اس کی سٹیچنگ کرتے تھے اسے پیک کرتے اور اس پر پتے لکھ کر ٹکٹیں لگاتے۔ اور میں یہ پیک کئے ہوئے پرچے بوریوں میں ڈال کر واپس ربوہ لاتا تھا۔ یہ وہی سال ہے جس میں شدید سیلابوں کی وجہ سے ربوہ کے قریب لالیاں جانے والی ریلوے لائن ٹوٹ گئی تھی۔ اور اس کے لئے ربوہ کے تمام دوستوں نے مل کر ڈیوی ایشن تیار کی تھی۔ میں نے ایک "کاغذی ہے پیرہن" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ ریلوے لائن ٹوٹنے سے پہلے بھی لاہور جانا آسان کام نہیں تھا۔ چنیوٹ کی طرف پہلے ہی ریلوے لائن ٹوٹ چکی تھی اس لئے مجھے سرگودھا سے ہو کر لاہور پہنچنا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ سرگودھا جا رہا تھا تو راستے میں ریلوے لائن کے دونوں طرف یوں لگتا تھا کہ سیلاب ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور ایک جگہ سے گاڑی ذرا آگے گئی تو پتہ چلا کہ لائن ٹوٹ گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں واپسی پر میں نہ چنیوٹ کی طرف سے گاڑی پر آسکتا تھا نہ سرگودھا کی طرف سے اس لئے سن رائز بوریوں میں بند کرکے بس پر رکھا اور بس کے ذریعہ ربوہ پہنچا راستے میں کئی دفعہ بس کو رکنا پڑا اور بعض اوقات وہ بس کے مسافروں کو اتار بھی دیتے تھے کہ تھوڑا سا پیدل چلیں پھر آکر بس پر بیٹھ جائیں۔ بہرحال اس طرح کچھ عرصہ سن رائز چلتا رہا اور پھر جب میری نائیجیریا واپسی ہوئی تو سن رائز بند کر دیا گیا جیسا کہ "ہماری تاریخ" کے کالم میں درج ہے کہا یہ گیا کہ ریویو آف ریلجنز کی موجودگی میں اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جب نائیجیریا جاتے ہوئے انگلستان پہنچا تو وہاں میرے محترم دوست چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ تھے۔ ایک دن مجھ سے کہنے لگے کہ سن رائز ملتا تو رہا ہے لیکن اس کی پروف ریڈنگ کی اتنی غلطیاں ہوتی تھیں کہ میں نے ایک دن ایک پرچہ لے کر اس کی تمام غلطیاں نوٹ کیں اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو وہ خط پوسٹ کرنے کے لئے تیار کیا لیکن ابھی پوسٹ نہیں کیا تھا کہ میں نے ایک دفعہ پھر پرچے پر نظر ڈالی تو پتہ چلا کہ اس کے ایڈیٹر تو تم ہو اس لئے میں نے وہ خط روک لیا میں نے ممنونیت کا اظہار کیا اور ہم دونوں اس بات کے کئی پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے ہنستے رہے۔ پہلی بات تو یہ ذہن میں آئی کہ اگر محترم چوہدری صاحب میرے واقف اور میرے دوست نہ ہوتے تو انہوں نے سن رائز کے ایڈیٹر صاحب کی رپورٹ کر ہی دی تھی۔ اور دوسرے یہ کہ اگر کوئی کسی کا دوست ہو تو وہ اس کی غلطیاں خاصی آسانی سے نظر انداز کر سکتا ہے یہ سوچتے ہوئے اس بات کا بھی خیال آیا کہ غلطی اگرچہ اپنی جگہ پر غلطی ہے لیکن اس کی اہمیت دوستی، عدم واقفیت اور دشمنی متعین کرتی ہے دوستی ہو تو غلطی نظر انداز، واقفیت ہو تو ذکر تو ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی نظر انداز' اور اگر واقفیت نہ ہو یا اس سے بھی آگے چل کر دشمنی ہو تو پھر تو وہ غلطی آپ کے گلے پڑ ہی جائے گی۔ آپ کو اس سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ چونکہ سن رائز کی ادارت کا عرصہ جو مجھے ملا وہ خاصا کم تھا۔ اس لئے پہلے میں نے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن اب تاریخ کی کتابوں میں یہ بات آچکی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے باقی صحافت کے کیریر کے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا جانا چاہئے۔ میں اس سے پہلے یہ گزارش کر چکا ہوں کہ شروع شروع میں اور اس وقت میں نے ابھی ایف اے پاس کیا تھا اپنے دوست مکرم سلیمان عرفانی اور مکرم عبدالرحیم صاحب شبلی کے ساتھ مل کر قادیان سے البشیر رسالہ نکالا تھا میں بعض اوقات اسے چھپوانے کے لئے لاہور بھی جاتا رہا اور اس میں میری نظمیں اور افسانے چھپتے رہے اس کے بعد ایک دفعہ دہلی میں ایک رسالے میں چند ہفتے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس رسالے کا نام 'تصویر' تھا۔ اس میں میں ترجمے بھی کرتا تھا اور کچھ اپنی طرف سے بھی لکھنے کی کوشش کرتا تھا۔ اس کے بعد نائیجیریا جا کر 'دی ٹروتھ' شائع کرنے کا موقع ملا۔ جس کی خدا کے فضل سے میں نے بارہ سال ادارت کی۔ وہاں سے واپس آکر اردو اور انگریزی زبان میں ماہنامہ تحریک جدید شائع کرنا شروع کیا۔ یہ ماہنامہ ۱۹۶۵ء کے وسط میں شروع ہوا تھا اور ۱۹۷۶ء کے ستمبر تک باقاعدگی کے ساتھ میں نے اس کی ادارت کی۔ پھر مجھے سیرالیون جانے کا ارشاد ملا۔ تو وہاں سے واپسی پر ۱۹۷۹ء کے آخری مہینے میں پھر مجھے اس کی ادارت سونپی گئی۔ اور اس کے بعد ۱۹۹۰ء تک میں اسے ترتیب دیتا رہا اور جب میں پوری طرح اپنا وقت الفضل کو دینے لگا تو ماہنامہ تحریک جدید بند کر دیا گیا۔ البتہ اس کی ڈمی اب بھی شائع ہو رہی ہے۔ اور ڈمی صرف سرورق سے بنائی جاتی ہے بات سن رائز کی ہو رہی تھی۔ لیکن کہاں سے چل کر کہاں تک جا پہنچی۔ بہرحال یہ ایک تسلسل کی کہانی ہے کہ کب اور کیسے صحافتی میدان میں آیا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں جماعت کے روزنامے الفضل کا مدیر ہوں میں سمجھتا ہوں کہ شروع سے لے کر اب تک جو ہو پایا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے ـــ اور آئمہ جماعت کی محبت بھری نظریں۔

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ـ سین

جنوبی افریقہ میں انتخابات؟

جنوبی افریقہ کے صدر ایف ڈبلیو ڈی کلارک نے کہا ہے کہ اگر ملک میں تشدد کے واقعات جاری رہے تو وہ انتخابات کے شیڈول کو بدل دیں گے یہ پہلے انتخابات ہیں جو غیر نسلی امتیاز کے ساتھ ہوں گے۔ یعنی جن میں سیاہ فام اور سفید فام سب کے سب جو شرائط پوری کریں گے۔ ووٹ دینے کا حق رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں اس بات کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں کہ ملک کو فسادات کے ہاتھوں میں دے دوں یعنی ایسے حالات میں قیادت دوسرے ہاتھوں میں جائے کہ ملک میں تشدد کی کارروائیاں ہو رہی ہوں۔

یہ بات انہوں نے برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ٹیلی ویژن کو ایک انٹرویو میں بتائی لیکن ڈی کلارک نے کہا کہ وہ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ جب کثیر الجماعتی گفت و شنید ہو تو تشدد کی کارروائیاں نہایت تیزی کے ساتھ کم ہو جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا اگر ہم اس طرف پیش رفت کریں اگر ہم صحیح معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو جائیں اور کثیر الجماعتی گفت و شنید کا دوبارہ آغاز کر سکیں تو یہ تشدد پر ڈرامائی اثر کرنے والی بات ہو گی انہوں نے پوچھا کہ اس وقت لوگ کیوں آپس میں لڑ رہے ہیں اور خود ہی جواب دیا اسلئے کہ لیڈر آپس میں گفت و شنید نہیں کر رہے اور ایسا نہ کرنے سے خطرات بہت زیادہ بڑھ جانے کا امکان ہے بلکہ جتنا خطرہ وہ لوگ سمجھتے ہیں دراصل خطرہ اس سے بھی زیادہ ہو گا۔ ڈی کلارک نے کہا ہمیں چاہیئے کہ ہم تشدد کی وجوہات کو ختم کریں اور یہ بات صرف کامیاب گفت و شنید کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ جب اُن سے پوچھا گیا کہ کیا تشدد کے جاری رہنے کے باعث وہ انتخابات کو ملتوی کر دیں گے تو انہوں نے کہا کہ یقیناً تشدد کا یہی اثر ہو گا کیونکہ انتخابات آزادانہ ہونے چاہئیں اور ان میں کسی طرف سے بھی خوف کا کوئی عنصر شامل نہیں کیا جانا چاہیئے اسلئے میں کہتا ہوں کہ تشدد کو ختم کیا جائے تاکہ غیر جانبدارانہ انتخابات کروائے جا سکیں اس وقت تمام سیاسی راہنماؤں پر اس بات کا دباؤ ہے کہ وہ کسی ایک بات پر متفق ہو جائیں۔ سارے ملک میں اس وقت یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ گفت و شنید کامیاب ہونی چاہیئے اور اسکے نتیجہ میں سیاسی پیش رفت نظر آنی چاہیئے۔ ڈی کلارک نے کہا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ کثیر الجماعتی گفت و شنید جسے افریقن نیشنل کانگریس نے منقطع کر دیا تھا وہ ضرور شروع کی جانی چاہیئے۔ اور وہ امید کرتے ہیں کہ عنقریب ایسا ہو سکے گا۔ اور ان کا خیال ہے کہ اس سال سے آخیر تک نئے انتخابات منعقد کئے جا سکتے ہیں۔

نیشنل آرکائیوز

قومی اسمبلی نے نیشنل آرکائیوز ایکٹ ۱۹۹۲ء منظور کیا ہے۔ اس بل کے تحت جملہ ریکارڈ رکھنے کا انتظام کیا جائے گا۔ اور ۲۰ سال کے بعد ہر دستاویز اپنی تحریر کے بعد اور ہر تحریر ۲۰ سال کے بعد ہر شخص کو تحقیقات یا ریفرنس کے لئے حاصل کرنے کی اجازت ہو گی۔ گزشتہ سوموار کے روز منظور کیا گیا۔ اس پر دو دن بحث ہوئی اس بل کو ثقافت کے وزیر شیخ رشید احمد جو ہاؤس سٹینڈنگ کمیٹی برائے ثقافت کے چیئرمین بھی ہیں نے پیش کیا تھا۔ بل کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیا گیا۔ دراصل یہ بل ۱۹۸۲ء میں پیش کیا گیا تھا۔ اور آج سے دو سال قبل اسے سٹینڈنگ کمیٹی میں پیش کیا گیا۔ اس سلسلے میں دو اجلاس ہوئے اور اب کمیٹی نے اس بات کی سفارش کی کہ اس میں آٹھ ترامیم کر کے اور چار مزید شقیں شامل کر کے اسے منظور کر لیا جائے۔ اس نیشنل آرکائیوز کے ایک ڈائریکٹر جنرل ہوں گے۔ جن کے ساتھ ایک مشاورتی بورڈ کام کرے گا۔ اس مشاورتی بورڈ کے ایک چیئرمین ہوں گے اور ۱۵ اراکین جن میں سے دو پارلیمنٹ کے ممبر ہوں گے۔ نیشنل آرکائیوز کے سلسلے میں یہ کوشش کی جائے گی کہ تمام پبلک ریکارڈ کو محفوظ رکھا جائے اور اسی طرح دیگر ایسا مواد بھی جو ملکی تاریخ کے لئے اہمیت کا حامل سمجھا جائے اس ریکارڈ میں سے جب اور جو دستاویز دوبارہ ضرورت کے ماتحت حاصل کی جائے گی۔ اس کا بھی انتظام ہو گا۔ تحقیق اور اس کے حوالے حاصل کرنے والوں کو آسانیاں بہم پہنچائی جائیں گی۔ مشاورتی بورڈ اس بات کا ذمہ دار ہو گا کہ وہ اس سلسلے میں ہر قسم کی ضروری پالیسی تیار کرے اور موثر رہنما خطوط بھی تاکہ یہ تمام دستاویزات اور دیگر مواد بہتر طریق پر محفوظ رکھے جا سکیں۔ جب یہ نیشنل آرکائیوز قائم ہو جائے گا۔ تو جملہ اہم دستاویزات خاص طور پر وہ جو آج سے پانچ سال کے عرصے میں تیار کی گئی ہوں انہیں نیشنل آرکائیوز میں رکھ لیا جائے گا۔ ڈائریکٹر جنرل کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ وہ کسی پبلک ریکارڈ کو کسی شخص سے بھی جس کے پاس وہ موجود ہو حاصل کر کے نیشنل آرکائیوز میں محفوظ کر لیں۔ جہاں تک اس سارے ریکارڈ کا تعلق ہے یہ ڈائریکٹر جنرل کی اجازت کے بغیر تلف نہیں کیا جا سکے گا۔ اور انہیں اس بات کا بھی اختیار ہو گا کہ وہ کسی خاص دستاویز کو تلف کر دیں بعد اس کے کہ کمیٹی اس کا فیصلہ کرے کہ فلاں مواد کو تلف کر دیا جائے۔ بیس سال تک ہر دستاویز اور مواد یہاں محفوظ رکھا جائے گا۔ اس کے بعد عوام الناس کو اس بات کی اجازت ہو گی کہ وہ اسے جس طرح چاہیں استعمال کریں۔ البتہ ایسی چیزیں جو قومی حفاظت کے لئے ضروری ہوں گی یا انٹیلی جنس کے محکموں سے تعلق رکھیں گی۔ انہیں صرف اس صورت میں ۴۰ سال کے اندر دکھایا جا سکے گا کہ انتظامیہ کے سیکرٹری اس بات کی اجازت دیں۔ نیشنل آرکائیوز کا قیام اس بات میں ممد ثابت ہو گا کہ تمام دستاویزات کو ایک خاص طریق کے ماتحت اور سائنسی اصول بروئے کار لاتے ہوئے محفوظ کئے جائیں۔ اس کے علاوہ اس کا یہ فائدہ بھی ہو گا کہ لوگوں میں تحقیق کا مادہ بڑھے گا۔ وہ ان دستاویزات کی طرف رجوع کریں گے اور تحقیقات میں انہیں اپنی خواہش کے بموجب استعمال کر سکیں گے۔

وزیر داخلہ اور اسلم بیگ

وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ آرمی چیف جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ کے خلاف کارروائی کرنے پر حکومت غور کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ایسی باتوں کو جو جنرل بیگ نے کہی ہیں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے یہ باتیں سپریم کورٹ کے متعلق کہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ عدالت عالیہ کی شہرت کو دھبہ لگانے کے لئے انہوں نے یہ سازش کی ہے یہ بات انہوں نے اخبار ڈان کو بتائی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے پہلے ہی آرمی چیف کے اس بیان کا نوٹس لیا ہے اور آئندہ انہیں عدالت کی بے حرمتی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور انہیں اس قسم کے بیان بھی دینے کی اجازت نہیں ہو گی

چوہدری شجاعت نے جنرل بیگ پر یہ الزام لگایا کہ انہوں نے عدلیہ کے خلاف اور اسی طرح بعض دیگر اداروں کے خلاف سازش کی ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ انہوں نے جونیجو اسمبلی کو بحال کرنے کے معاملے میں ججوں پر اثر ڈالا تھا یہ ایک سازش ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر عدالت عالیہ ان کی بات نہیں مانے گی تو وہ مارشل لاء لگا دیں گے۔ چوہدری شجاعت نے مزید کہا کہ جنرل نے ایک بہت بڑی غلطی کی ہے انہیں اپنے الزامات واپس لینے چاہئیں اور یا انہیں اس سلسلے میں معافی مانگنی چاہیئے۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو حکومت اس بات پر مجبور ہو گی کہ ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ عدالت نے اپنی طرف سے بھی کوئی کارروائی شروع کی ہے انہوں نے مزید کہا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میرا خیال ہے کہ یہ جنرل بیگ کا ایک خیالی کرشمہ ہے وہ شہ سرخیوں میں موجود رہنا چاہتے ہیں۔ یہ عدلیہ کے خلاف بھی سازش ہے اور ملک کے دیگر بڑے لوگوں کے خلاف بھی۔ انہوں نے کہا کہ اس صورت میں تو لوگ عدلیہ سے مایوس ہو جائیں گے۔ جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے وہ ہر چیز چھوڑ سکتے ہیں لیکن انصاف انہیں ضرور چاہیئے۔ وہ انصاف کے حصول میں مایوس نہیں ہونا چاہتے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں گا کہ اسلم بیگ نے یہ سب کچھ کہہ کر کیا حاصل کرنا چاہا ہے۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ سیاست دانوں کو چاہیئے کہ وہ اس بیان کا نوٹس لیں اور کسی شخص کو اس شک و شبہ میں نہ رہنے دیں کہ سپریم کورٹ کے جج نہایت قابل اعتماد ہیں۔ اگر لوگ اس عدالت عالیہ پر اعتماد کھو بیٹھے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم ہر چیز کو تباہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر کوئی شخص یہ مان لے کہ سابق چیف آف آرمی سٹاف نے جو کہا ہے وہ درست ہے تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ فوج کے ادارے کی بھی بدنامی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جنرل بیگ کو ملک کے مفادات کے خلاف کچھ نہیں کہنا چاہیئے۔

قاتل کی تلاش

امریکہ کے سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ پولیس اس بات کے تجسس میں ہے کہ ایک پاکستانی جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے دو سی آئی اے کے کارکنوں کو قتل کیا تھا۔ اور وہ شخص جس نے ۱۹۸۳ء میں ایک پاکستانی سیاستدان کو ہلاک کر دیا تھا اور ان دونوں کے ایک ہی نام تھے۔ کیا وہ ایک ہی شخص ہے یا دو الگ الگ۔ اس سلسلے میں ڈائریاں اور خطوط دیکھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جارہے ہیں۔ اور یہ ڈائریاں اور خطوط میر اچل کانسی کے ورجینیا کے ایک کمرے سے ملی تھیں۔ تفتیش سے یہ پتہ چلایا جارہا ہے کہ کیا یہ کانسی، ملک گل حسن کانسی جو ایک سیاستدان تھے اور جنہیں تین گن مینوں نے کوئٹہ جون ۱۹۸۳ء میں قتل کر دیا تھا۔ ایک ہی شخص ہیں یا دو مختلف افراد۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے متعلق اتنی بات کا علم یقینی ہے کہ دونوں کے نام کا آخری حصہ ایک ہی ہے یہ تحقیق عالمی طور پر کی جارہی ہے۔ اور ۲۵ جنوری سے اس میں زیادہ شدت آگئی ہے جسے کہا جاتا ہے کہ اس پر یہ بھی الزام لگا کہ اس نے ایک کھڑی گاڑی پر گولیاں چلائیں۔ دو سی آئی اے کے کارکن قتل کر دیئے گئے تھے۔ اور تین دیگر افراد جن میں سے دو سی آئی اے ہی کے رکن تھے شدید زخمی ہوئے تھے کانسی کے کمرے میں رہنے والا اس کا ساتھی زاہد میر نے ایک حلفی بیان میں کہا کہ کانسی نے اسے خاصے لمبے فاصلے سے ۳۰ جنوری کو فون کر کے کہا کہ اسے جلدی سے وہاں سے چلے جانا ہے کیونکہ عنقریب کوئی شخص اس کے کمرے میں آکر اس کا سامان لے جائے گا۔ اور اسے واپس نہیں آنا ہوگا۔ زاہد میر نے اس بات سے اتفاق کیا کہ پولیس کو ۸ر فروری کو اے کے ۴۷ بندوق ملی تھی اور یہ ایک کاؤچ کے پیچھے رکھی گئی تھی۔ حلف نامے میں یہ بھی کہا گیا کہ بالسٹک کے ماہرین نے کہا ہے کہ یہ ویسی ہی چیز ہے جیسی سی آئی اے کے کارکنوں کو شوٹ کرنے کے لئے استعمال کی گئی تھی۔ امیگریشن اور نیچورالائزیشن سروس کے ماہرین نے بھی کہا ہے کہ شیشے کے ڈبے پر جو انگلیوں کے نشان ہیں وہ وہی ہیں جو کانسی کے اسائیلم کی درخواست پر موجود ہیں۔

عرب اثاثے

عرب ریاستوں کے اقتصادی گروپ نے کہا ہے کہ ۱۹۹۲ء کے پہلے ۷ ماہ میں ان ریاستوں نے ۶۵ ارب امریکی ڈالر کا نقصان اٹھایا ہے اور اس نقصان کی اصل وجہ یہ تھی کہ امریکی ڈالر کی قیمت کم ہوتی گئی۔ عرب اقتصادی اتحاد کونسل جس کا صدر دفتر مصر میں ہے اور جس کا تعلق عرب لیگ کی ۲۱ ریاستوں سے ہے نے کہا ہے کہ بیرونی ممالک میں ان کے اثاثے ۷۵۰ بلین سے ۸۰۰ بلین تک ختم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ حکومتیں دوسروں کے ساتھ مل کر ۷۴ فی صد حصوں کی مالک تھیں ان میں سے خلیج کی ریاستوں اور دوسرے عرب ممالک کے پاس ۵۳۳ ارب ڈالر کے اثاثے تھے۔ یہ عرب ریاستیں تیل کی اوپیک تنظیم سے تعلق رکھتی ہیں۔ بیرونی ممالک میں زیادہ تر اثاثے عرب خلیج تعاون کونسل کے ہیں اور خلیج کے بنکاروں نے بتایا ہے کہ صرف سوئٹزرلینڈ ہی میں ۱۲۵ ارب ڈالر کم ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خلیج کی جنگ نے جو دور رس اثرات دنیا پر چھوڑے ہیں ان کا فی الحال اندازہ لگانا مشکل ہے۔ چونکہ امریکہ اور اس کے اتحادی اس جنگ میں پیش پیش تھے اور ان ملکوں کا ساری دنیا پر اثر ہے۔ اس لئے خلیج کے نقصانات بھی ساری دنیا کو برداشت کرنے پڑیں گے۔ کچھ نقصانات تو ظاہرہ طور پر نظر آنے والے ہیں اور کچھ نقصان ایسے ہیں جو نظر تو نہیں آتے لیکن آہستہ آہستہ محسوس ہونے لگیں گے۔ اور غالباً ان کی مقدار بڑھتی چلی جائے گی۔

بوسنیا کی مشکلات

اقوام متحدہ نے بوسنیا کے سرب لیڈر راڈووان سے اپیل کی ہے کہ وہ مشرقی بوسنیا میں بھوک سے تنگ آئے ہوئے ایک لاکھ لوگوں کو خوراک پہنچنے دے۔ اقوام متحدہ کے مہاجرین کی ایجنسی نے مسلمانوں کی حکومت سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ اپنے اس فیصلے کو بدلیں کہ وہ سارا جیوو خوراک نہیں پہنچنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کہ وہ خطرہ جہاں لوگوں کی جانیں بچانے کے لئے ہم اپنی جانیں داؤ پر لگا رہے ہیں ہم کس طرح دیکھ سکتے ہیں کہ وہاں خوراک نہ پہنچائی جائے۔ اقوام متحدہ کے کمشنر برائے مہاجرین سوداکو اوگاتا (SADAKO OGATA) نے خط بھی لکھے ہیں کہ بوسنیا کے سرب لیڈروں کو حکم دیا جائے کہ وہ مشرقی چیک پوسٹ پر خوراک گذرنے دیں مہاجرین کے ہائی کمشنر نے ایک اور خط بوسنیا کے سرب لیڈر کو لکھا ہے۔ جس میں کسی قدر تلخی کا بھی اظہار کیا گیا ہے آج سے دو ہفتہ پہلے بوسنیا کے سرب لوگوں نے انسانی ہمدردی کے ناطے کچھ راستہ کھول دیا تھا لیکن اب پھر وہ بند ہو گیا ہے۔ جہاں خوراک پہنچانا مقصود ہے وہاں ایک لاکھ افراد نہایت تکلیف دہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مہاجرین کے ہائی کمشنر کے نمائندے نے کہا ہے کہ ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ خوراک پہنچائی جائے۔ لیکن رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں۔

بنگلہ دیش میں نجکاری میں رکاوٹ

بنگلہ دیش کی حکومت کو نجکاری سے روکنے کے لئے جوٹ کی فیکٹریوں کے کارکنوں نے ۴۸ گھنٹے سڑکیں اور ریلیں روکنے کی کوشش کی۔ پولیس نے کئی لوگوں پر ربڑ کی گولیاں برسائیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان سے تقریباً ۱۲ سو افراد زخمی ہوئے۔ ان میں سے ۲۰۰ کو شدید زخم آنے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کروانا پڑا۔ چشم دید گواہوں کا کہنا ہے کہ اگرچہ کوشش تو بہت کی گئی کہ یونین کی بات مانی جائے لیکن یہ سٹرائک زیادہ تر کامیاب نہیں رہی۔ اور خاص طور پر صنعتی علاقوں میں اس کا کوئی اثر نہیں ہوا البتہ اس سے ایک بے چینی ضرور پھیلی جس کے نتیجہ میں عام طور پر لوگوں کو مشکل پیش آئی۔ فیکٹریوں کے کارکن نہ صرف یہ کہ نجکاری کے خلاف ہیں بلکہ ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ ان کی اجرتیں بڑھائی جائیں اور جب تک ایسا نہ کیا جائے وہ پوری طرح کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ چٹاگانگ سے کچھ فاصلے پر ان لوگوں نے ایک ریل گاڑی کو روک لیا اور اسی طرح بعض سڑکوں پر بھی روکیں کھڑی کر کے موٹریں نہیں چلنے دیں کارکنوں نے کہا ہے کہ ہم اسے اپنی ایکشن پلین کہتے ہیں۔ اور اس کے بغیر ہمارا کوئی گذارہ نہیں۔ ہم نے خاصی دیر تک انتظار کیا ہے اور چونکہ حکومت ہمارے ساتھ تعاون نہیں کر رہی اس لئے ہم حکومت کے کام نہیں چلنے دیں گے۔

اقوام متحدہ میں تلاوت؟

روزنامہ ڈان نے پی پی اے کے حوالے سے بتایا ہے کہ نیو یارک کے ایک اردو ہفت روزہ نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ قاری شاکر قاسمی نے جنرل ضیاء الحق کی اقوام متحدہ کی اسمبلی میں ستمبر ۱۹۸۰ء تقریر سے پہلے تلاوت نہیں کی تھی۔ جو تلاوت ان کی تقریر کے ساتھ سنی گئی وہ اقوام متحدہ کے سیشن کا حصہ نہیں تھی اور پی ٹی وی کے عملے نے اقوام متحدہ کے مرکز میں ریڈیو بوتھ پر ریکارڈ کی تھی۔ اقوام متحدہ کے بعض ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے ہفت روزہ نے بتایا ہے کہ قاری شاکر قاسمی نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سیشن میں قرآن مجید کی تلاوت نہیں کی تھی اور اقوام متحدہ کی وڈیو لائبریری میں کوئی ایسا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اس ہفت روزے کا کہنا ہے کہ جنرل ضیاء الحق نے اقوام متحدہ کے حکام سے درخواست کی تھی کہ وہ انہیں تقریر سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کی اجازت دیں اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ اپنے ساتھ خاص طور پر ایک قاری کو لائے ہوئے ہیں۔ جن سے تلاوت کروانا مقصود ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے پاکستان میں اس بات کا اعلان بھی کر دیا ہوا تھا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ان کی تقریر سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت ہوگی۔ لیکن اقوام متحدہ کے حکام نے یہ کہہ کر اجازت نہ دی کہ اقوام متحدہ کوئی مذہبی تنظیم نہیں ہے اور اگر قرآن مجید کی تلاوت کی اجازت دی گئی تو دیگر مذاہب کے نمائندے بھی اپنے اپنے مذہب کی وہاں نمائندگی کا مطالبہ کریں گے۔ البتہ ضیاء الحق کو انہوں نے یہ بتا دیا تھا کہ وہ اپنی تقریر سے پہلے خود تلاوت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ لیکن ضیاء الحق نے ایسا نہ کیا اور ان کے ایسے نہ کرنے کی وجہ سے پی ٹی وی کے عملہ نے جو ان کے ساتھ گیا ہوا تھا اس بات کا انتظام کیا کہ قرآن مجید کی تلاوت ریکارڈ کر لی جائے اور اسے نشر بھی کیا جائے (ٹیلی ویژن پر) اور ایسا کرنے سے یہ تاثر دیا گیا کہ قرآن مجید کی تلاوت جنرل اسمبلی کے ہال میں کی گئی تھی۔ انہوں نے اس بات کا بھی انتظام کر لیا اور یہ بات فن تصویر کشی سے تعلق رکھتی تھی کہ نمائندگان قومی اسمبلی ایسے نظر آئیں گویا وہ تلاوت سن رہے ہیں اور نہایت سنجیدگی کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔ پی ٹی وی کے انجنیئروں نے جنرل ضیاء کو بتا دیا تھا کہ وہ اپنی تقریر اس وقت تک نہ شروع کریں جب تک کہ ان کے سامنے ایک چھوٹی سی روشنی نمودار نہ ہو۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ تلاوت ختم ہو چکی ہے۔ تمام نمائندے اس بات سے حیران تھے کہ جنرل ضیاء نے اپنی تقریر سے پہلے اتنی لمبی خاموشی کیوں اختیار کی۔ اس ہفت روزہ کا کہنا ہے کہ جو صحافی جنرل ضیاء کے ساتھ گئے ہوئے تھے انہیں یہ حکم ملا تھا کہ

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

مجھے خوب یاد ہے کہ جب ۱۹۴۵ء میں نائیجیریا جاتے ہوئے جہاز کے انتظار میں کراچی میں کچھ روز قیام کرنا تھا تو کراچی کے مربی انچارج اور وہاں کی جماعت نے نہ صرف انتہائی محبت کا مظاہرہ کیا بلکہ ہمارے لئے تربیتی میدان میں مشق کا سامان بھی پیدا کرتے رہے چنانچہ محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب کے والد صاحب (جن کا نام اس وقت یاد تو نہیں لیکن دوستوں سے پوچھ کر لکھ سکتا ہوں مگر ایسا نہیں کر رہا) نے ایک دفعہ جماعت سے کہہ کر یہ انتظام کروا دیا کہ احمدیہ لائبریری میں خاکسار کی اس موضوع پر تقریر کروائی جائے کہ دنیا میں جو تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں اور جو نئی نئی ایجادات سامنے آ رہی ہیں وہ سب خدا کے فضل سے ہمارے لئے ہیں اور ہمیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے کئی ایجادات کا ذکر کر کے احباب جماعت کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ ان میں سے بعض ایجادات ایسی ہیں جو رسل و رسائل میں ہمارے کام آتی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو افہام و تفہیم کے سلسلے میں مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس تقریر کا مجھ پر بھی اثر ہوا اور ہو سکتا ہے احباب جماعت پر بھی ہوا ہو لیکن میں نے جیسے کہ تہیہ کر لیا کہ بیرونی ملک میں جب تربیت کا کام شروع کرونگا تو کوشش کروں گا کہ ان نئی ایجادات میں سے جو بھی کام میں لائی جا سکیں انہیں کام میں لاؤں۔

یہ تصویر جو اس وقت سامنے ہے اور جس میں جماعت کے نوجوان دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ اس بات کی منہ بولتی تصویر ہے۔ میں نے اپنے پاس ہی ایک کرسی پر (کرسی کو میز بنائے ہوئے) ایک بڑا سا ٹیپ ریکارڈر رکھا ہوا ہے۔ جس پر ایک خاصی دیر تک چلنے والا سپول ہے اور مائیک ایک نوجوان کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے اپنے تجربہ سے یہ محسوس کیا کہ غلطیوں کو خاص طور پر تلفظ کی غلطیوں کو درست کروانے کا یہ بہتر طریق ہے کہ ریکارڈ شدہ غلطی سنوائی جائے۔ ورنہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ غلط تلفظ کے باوجود انسان سمجھتا ہے کہ میں نے تو ٹھیک تلفظ ہی سے لفظ بولا ہے۔ اس ٹیپ ریکارڈر کے ساتھ تلفظ بھی درست کروایا جاتا تھا اور سوالوں کے جواب بھی بار بار سنائے جاتے تھے۔ ٹیپ ریکارڈر سے نہ صرف یہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے بلکہ اسے لاؤڈ سپیکر بھی بنا کر اس سے کام لیا جا سکتا ہے چنانچہ اس تصویر میں جو نوجوان بیٹھے ہیں کچھ عرصے تک میں ان کی اسی طرح دینی تربیت کرتا رہا۔ اور مجھے خدا کے فضل سے یقین ہے کہ یہ نوجوان بعد میں جہاں جہاں بھی رہے ہونگے انہوں نے اپنی اس دینی تعلیم سے جماعت کے افراد کو اور دیگر دوستوں کو بھی فائدہ پہنچایا ہو گا۔ مذہبی سوالات کے جوابات بار بار سنائے جاتے تھے۔ اور پھر ان نوجوانوں سے بھی کہا جاتا تھا کہ آپ اس سوال کا جواب دیں۔ اور وہ جواب ریکارڈ کر لیا جاتا تھا۔ اور پھر اس کے بعد وہی جواب سب کو سنایا جاتا تھا جس سے پتہ چلتا تھا کہ جواب کتنا درست ہے۔ اور کتنے اعتماد کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک عرصے تک یہ کلاس جاری رہی اور ان نوجوانوں نے اس نئی ایجاد سے یہ فائدہ اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ جن چیزوں کو لوگ عام طور پر تعیش اور تفریح کے لئے استعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دیتا ہے کہ ہم انکو دینی ضروریات کے لئے استعمال کریں اس وقت جس نوجوان کے ہاتھ میں مائیک ہے وہ عیسائیت کے متعلق ایک سوال کا جواب دے رہا ہے۔ سوال جہاں تک مجھے یاد ہے کفارے کے متعلق ہے اور معاشرے میں جہاں عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ اکٹھے ملتے جلتے ہوں وہاں کفارے کو خاص طور پر اہمیت دی جاتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ تثلیث کو تو عیسائی خود بھی ایک الجھی ہوئی بات سمجھتے ہیں اور انہیں آغاز کار سے ہی اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ سوائے اس کے کہ انسان دل کی گہرائی سے کوئی بات ماننے کے لئے تیار ہو جائے اور پھر وہ اسی طرح مانے جس طرح اسے کہا جائے تثلیث کا سمجھنا آسان نہیں ہے۔ ایک تین کے برابر ہیں اور تین ایک کے برابر۔ اس کی کئی تشریحات کی گئی ہیں۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ جس طرح ایک لیمپ (لالٹین) ہوتی ہے اس میں تیل بھی ہے اور اس میں بتی بھی ہے اور لوہے اور شیشے کا سامان بھی ہے اور یہ تینوں چیزیں مل کر لالٹین بنتی ہے گویا کہ ایک تین کے برابر ہے اور تین ایک کے برابر ہیں۔ جب اس پر اعتراض کیا گیا کہ ان میں سے کوئی ایک چیز موجود نہ ہو تو صرف وہی موجود نہیں ہوتی بلکہ ساری کی ساری چیز بے کار ہو جاتی ہے۔ تو وہاں کے ایک بہت بڑے عیسائی مشنری نے ایک چھوٹی سی کتاب لکھ کر ایک نیا نظریہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ دراصل ہم ایک جمع ایک جمع ایک تین نہیں کہتے بلکہ ایک ضرب ایک ضرب ایک مساوی ایک کہتے ہیں۔

لیکن جہاں تک کفارے کا تعلق ہے اسے انسانی نفسیات کے ساتھ ہم آہنگ کر کے پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس وقت یہاں یہ بتانا مقصود نہیں ہے کہ ہمارے خیال میں کفارے کی کیا حقیقت ہے۔ صرف یہ کہنا مقصود ہے کہ یہ ہے وہ سوال جس کا یہ نوجوان جواب دے رہا ہے۔

ٹیپ ریکارڈر کے ساتھ تعلیم دینے کا فائدہ یہ بھی ہوتا تھا کہ بار بار ایک ہی ٹیپ کو استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اگر کسی بات کو قائم رکھنا ہے اور زیادہ دیر تک اسے ٹیپ میں محفوظ رکھنا مقصود ہے تو ایسا ٹیپ الگ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کلاس کی طرح بار بار سوالات پوچھنے ہیں اور ان کے جوابات لے کر ساری کلاس کو سنانے ہیں تاکہ جواب اور اعتماد دونوں باتیں سامنے آجائیں تو ایک ہی ٹیپ کو کافی لمبے عرصے تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اسی ٹیپ ریکارڈر کو باہر کھلے میدانوں میں لیکچر کے موقعہ پر بھی استعمال کیا۔ طریق یہ تھا کہ ہفتہ میں دو دن منگل اور ہفتہ کے روز شام کے وقت ایک دو کرسیاں۔ ایک میز۔ ٹیپ ریکارڈر اور ایک بڑا سا لیمپ لے کر کسی چوراہے میں کسی میدان میں یا کسی سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر تقریر کی جاتی تھی اور حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے جاتے تھے اور اس میں زیادہ افادیت اور دلچسپی کیلئے مائیک سوال کرنے والے کے ہاتھ میں دے دیا جاتا تھا اور وہ اپنا سوال ریکارڈ کر لیتا تھا۔ پھر اس کے بعد اس کا جواب اسی طرح ریکارڈ کر کے دو تین دفعہ حاضرین کو سنا دیا جاتا تھا۔ اس سے دلچسپی بھی بڑھتی تھی اور ایک ہی جواب بار بار سنانے سے جواب کے متعلق یہ کہا جا سکتا تھا کہ مانیں یا نہ مانیں کم از کم انہیں اچھی طرح اس جواب کا علم تو ہو گیا۔ اور ایسا کرتے وقت اسی ٹیپ ریکارڈر کو لاؤڈ سپیکر بنا لیا جاتا تھا۔ میں اس ٹیپ ریکارڈر کو دیکھتا ہوں تو ایک اور بات بھی یاد آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ میرا طریق کار یہ تھا کہ جب غانا یا سیرالیون سے آنے والے یا وہاں جانے والے مربی نائیجیریا سے ہو کر جاتے تھے تو میں ان سے اکثر کہتا تھا کہ آپکی یاد کو تازہ رکھنے کا ایک یہ طریق بھی ہے کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر مشن کے لئے کوئی چیز خریدیں پھر جب وہ چیز ہم استعمال کریں گے اور وہ ہماری آنکھوں کے سامنے رہے گی تو ہم آپ کو یاد کریں گے کہ آپ ہم کو یہ چیز دے گئے تھے یہ ٹیپ ریکارڈر مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب نے ہمیں خرید کر دیا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ہم مربی کو ساتھ لے کر جاتے اور اگرچہ رقم تو مشن ادا کرتا تھا لیکن ان کی معیت کی وجہ سے ہم اس چیز کو اس مربی کے نام کر دیتے تھے اس ٹیپ ریکارڈر سے جب بھی فائدہ اٹھایا جب بھی اسے استعمال کیا اور اب بھی جب میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ ٹیپ ریکارڈر استعمال کیا جا رہا ہے اور مائیک اس نوجوان کے ہاتھ میں ہے تو مجھے مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب یاد آجاتے ہیں آپ پہلے جرمنی میں مربی تھے پھر وہاں سے آپ کی تبدیلی ہوئی اور آپ غانا تشریف لے گئے۔ غانا سے ٹوگولینڈ لیکن جاتے ہوئے چند دنوں کے لئے آپ نائیجیریا میں ہمارے پاس ٹھہرے اور یہ ٹیپ ریکارڈر انہی دنوں کی یاد ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ وہ تو بھول گئے ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ جا کر یہ ٹیپ ریکارڈر خریدنے میں ہماری مدد کی تھی چونکہ ہمارا طریق کار یہ تھا کہ ہم مربی کو یاد رکھنے کے لئے کوئی چیز اس کے نام پر لیا کرتے تھے مجھے یہ بات کبھی نہیں بھولی کہ یہ ٹیپ ریکارڈر مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب کی معیت میں جا کر بازار سے خریدا تھا۔ اسی طرح ہم نے جب لاؤڈ سپیکر خریدا یا بعض کمروں کے لئے پنکھے خریدے تو وہ بھی کسی نہ کسی مربی کے نام لگائے تاکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ فلاں مربی ہمارے پاس چند روز ٹھہرے تھے اور انکی معیت میں جاکر سامان خریدا تھا۔

ان نوجوانوں کے علاوہ کچھ بچے نائیجیریا کے مختلف حصوں سے لیگوس آ کر مشن ہاؤس میں قیام کرتے تھے اور ۲ سال تک دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد واپس جاکر اپنی اپنی جماعت میں دینی تعلیم کا اہتمام کرتے تھے۔

گذشتہ دنوں وہاں سے ایک ایسے ہی شخص کا خط آیا اب تو میں اسے شخص کہوں گا کہ اب اس کے غالباً ۶ بچے ہیں۔ جس وقت وہ لیگوس آیا تھا گیارہ بارہ سال کا بچہ تھا اس کے ساتھ اور بھی تھے ان میں سے بعض تو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اس شخص کا نام مسٹر ادریس ازو آگبے اور یہ شکوٹو صوبے میں ٹیلیوژن کے محکمہ میں کام کرتے ہیں۔ پہلے درس و تدریس میں مصروف تھے اب انہوں نے ٹیلیوژن کے ساتھ رابطہ کر لیا ہے اور ٹیلیوژن میں ملازم ہو گئے ہیں۔ ان کو بھی اسی طرح پڑھایا جاتا تھا۔ جب وہ پڑھتے تھے تو ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا جاتا تھا اور اس کے بعد انہیں انہی کی آواز میں جو کچھ انہوں نے پڑھا ہوتا تھا سنا دیا جاتا تھا۔

مجھے یاد ہے کہ بعض بڑی عمر کے دوستوں کو بھی اسی طرح پڑھانے کا موقعہ ملا۔ ہمارے ایک دوست اے ڈبلیو۔ فلائیو تھے۔ وہ ریلوے کے محکمہ میں گارڈ تھے۔ وہ بھی ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے مجھ سے دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ بعض الفاظ ایسے تھے جو وہ بار بار غلط تلفظ سے بولتے تھے لیکن جب انہیں ٹیپ ریکارڈر پر ان کا غلط تلفظ سنایا گیا تو وہ اتنے حیران ہوئے کہ انہوں نے خاصی مشق کرنے کے بعد ان الفاظ کو ٹھیک کر لیا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ٹیپ ریکارڈر ایک نئی ایجاد ہے۔ دنیادار اس سے تفریح حاصل کرتے ہیں اور تعیش کے لئے اسے استعمال کرتے تھے گانے سنتے ہیں لیکن خدا کا فضل ہے کہ ہم نے اسے دینی تربیت کے لئے استعمال کیا اور اسے خاصا مفید پایا۔

امید ہے کہ ان نوجوانوں میں سے جو بھی اس تصویر کو دیکھے گا اسے وہ وقت یاد آجائے گا جب وہ اس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے احمدیہ مشن ہاؤس میں دینی تربیت حاصل کیا کرتا تھا۔ اس تصویر میں ایک بات کسی قدر عجیب لگے گی اور وہ یہ کہ میں نے ٹوپی پہنی ہوئی ہے دراصل میں ہمیشہ پگڑی پہنتا ہوں لیکن گھر میں ہر وقت پگڑی نہیں پہنی جا سکتی۔ اس لئے ایک ٹوپی بھی رکھی ہوئی تھی کہ گھر میں استعمال کے لئے پگڑی کی بجائے ٹوپی کو کام میں لایا جائے یہ کلاس چونکہ مشن ہاؤس ہی میں لگتی تھی۔ مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں جو خالی تھی اس لئے میں نے ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔ اور غالباً نائیجیریا کے قیام کے بیس سال کے عرصہ میں صرف دو یا تین تصاویر ایسی ملیں گی جن میں میں نے ٹوپی پہنی ہوئی ہے ورنہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے میں اس سارے عرصہ میں پگڑی ہی پہنتا تھا۔ اور اپنے دوستوں کو بھی۔ مربیوں کو اور جماعت کے دوستوں کو بھی۔ پگڑی پہننے کی تلقین کرتا تھا۔ میں نے پہلے کسی "کاغذی ہے پیرہن" میں بتایا ہے کہ تقریباً تمام مربیوں نے کسی نہ کسی وقت میں کچھ نہ کچھ عرصے کے لئے میری درخواست پر پگڑیاں پہنی ہیں۔ میں اس لباس کو مربی کے لئے پسند کرتا ہوں اور خاص طور پر تربیت کے میدان میں۔ بہر حال یہ تو ایک ضمنی سی بات ہے۔ اگرچہ میرے لئے خاصی دلچسپی کی۔

بقیہ: صہ ۵

بقیہ: صہ ۵

وہ اپنی پریس رپورٹوں میں شاکر قاسمی کی تلاوت کا ذکر کریں یعنی اس طرح سے کہ انہوں نے یہ تلاوت جنرل اسمبلی کے ہال میں کی تھی۔

بقیہ: صہ ۳

مجھے حضرت امام جماعت الثانی حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت امام جماعت الرابع سے جو دلی محبت ملی ہے اور جس طرح میری حقیر کوششوں کی پذیرائی کی گئی ہے۔ وہ میرے لئے اور میری آئندہ نسلوں کے لئے فخر کا باعث رہے گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

کس نے کیا کہا

دی نیوز ۲۰۔ فروری ۱۹۹۳ء

انگریزی روزنامہ "دی نیوز" کے ۲۰ فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں مذہب سے مذاق کے عنوان سے ڈاکٹر نصیر شیخ کہتے ہیں " اس بات کا ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ جونسا مذہب چاہے اختیار کرے اور کسی شخص کو اس میں مداخلت کا حق نہیں ہے نہ کسی کو اپنے خیالات کسی پر ٹھونسنے کا حق ہے کیونکہ یہ خالصۃً ذاتی معاملہ ہے اگر مذہب سے وابستہ لوگ (ڈاکٹر نصیر شیخ نے ان کو ملاّ کہا ہے) کوئی ایسی ٹھوس بات نہیں کر سکتے جس سے اسلام فروغ پائے تو وہ اپنے اعمال اور اپنے وعظوں سے اسلام کی ناخوشگوار تصویر کیوں پیش کرتے ہیں۔

میں اخبارات میں وہ بیانات پڑھتا رہا ہوں جو ریٹائرڈ میجر امین اسلم نے دیئے ہیں۔ یہ بیانات نہ صرف غلط راستے پر لے جانے والے ہیں بلکہ مذہب کے حد درجہ خلاف ہیں۔ اسلام نے غیر مسلموں کو حقوق دیئے ہیں۔ اس میں نہ صرف رواداری، ان کی عزت، ان سے محبت اور انصاف کے اسباق ملتے ہیں جو نہ جاننے والوں کے سلسلے میں دیئے گئے ہیں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ انہیں اس بات کے بھی حقوق دیئے گئے ہیں کہ وہ باعزت آزادانہ اور مواخات کے نظریہ سے زندگی بسر کر سکیں۔ یہ بات مایوس کن ہے کہ ہمارے نام نہاد مذہب سے تعلق رکھنے والے (ملاّ) اپنے ہی اسلامی قوانین وضع کر رہے ہیں جن میں انسانیت اور انسانی حقوق مفقود ہیں۔ ان میں صرف مسلمانوں کے حقوق موجود ہیں۔ انسانی حقوق نہیں ہیں۔ یہ کونسا اسلام ہے جس کی یہ بات کرتے ہیں۔ یہ تو اسلام کے ساتھ مذاق ہے اسے فوری طور پر بند کیا جانا چاہیئے۔ مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے مذہبی علم کو بہتر بنانے کی کوشش کریں اور ہر انسان کو امن و امان میں زندگی بسر کرنے کا موقعہ دیں۔ انہیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ ہمارا مذہب اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم دوسروں سے مہربانی کا رویہ اختیار کریں اور ان سے بلکہ جانوروں سے بھی محبت کریں۔

(یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا)

Mockery of religion

From Dr. Nasir Sheikh

It everyone's right to opt for any religion and no one is supposed to interfere or impose his ideas in this purely personal matter. If the Mullahs are not in a position to do anything concrete for the promotion of Islam, why are they by their deeds and sermons presenting an ugly picture of Islam?

I have recently been reading in newspapers certain statements given by retired Major Amin Minhas. These are not only misleading but very much against our religion. Islam has given rights to non-Muslims. There are not only lessons of tolerance, respect, love and justice in Islam towards non-believers and followers of other religions but also of their rights to live honourably with freedom and equality.

It is disappointing that so-called Mullahs are creating their own Islamic laws where there is no humanity and no human rights —rather Muslim rights only—and no rights for others. Which type of Islam are they talking about? This is mockery of Islam. It must be stopped and such Mullahs must improve their religious knowledge and let every human being live peacefully. They must know our religion teaches us to be kind and affectionate even to animals what to speak of human beings.

Islamabad

The News International, Saturday, February 20, 1993

"تحریک بہبود انسانیت" کے پر تمام دنیا میں جلسے قائم کرنے چاہئیں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

ڈش انٹینا ـــــ ڈش انٹینا
مضبوطی اور معیار میں بلند تر
اعلیٰ کوالٹی کے ڈش انٹینا مختلف سائز میں دستیاب۔ پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کا انتظام کم قیمت میں بہترین پرفارمنس ایک سال کی مکمل گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان : ۴۴۸۳۱
فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۵ فروری۔ کل بعد دوپہر سے رات تک ہلکی بارش ہوتی رہی اور ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔ آج صبح بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اگرچہ بارش رک گئی ہے۔ سردی بہت بڑھ گئی ہے۔

○ پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے قبائلی علاقے اور ڈیرہ غازی خان کے ایک وفد کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ غریب عوام کو جن مشکلات کا سامنا ہے ان کا حل حکومت کی پہلی ترجیح ہے۔

○ پنجاب کی صوبائی زراعتی ریویو کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ڈیزل کی قیمتوں کو پانچ سال کے لئے منجمد کر دیا جائے تاکہ زراعت پیشہ لوگوں کو ٹریکٹر اور ٹیوب ویل زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

○ بتایا گیا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی سے انسانی زندگی کے لئے دنیا بھر میں بہت بڑا خطرہ بنی ہوئی ہے۔ یہ بات جہلم کے ڈپٹی کمشنر راجہ محمد عباس نے ایک تقریب میں کہی اس تقریب کا تعلق شجرکاری سے تھا اور اس کا اہتمام پولیس لائنز جہلم نے کیا تھا۔

○ پنجاب کے ریونیو منسٹر محمد ارشد خان لودھی نے ایک پبلک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ منشیات کے سمگلروں کو سر عام پھانسی دی جانی چاہیئے اور جو لوگ منشیات کی فروخت کا کام کرتے ہیں انہیں معاشرے کے مجرم کا ٹائٹل دے دینا چاہیئے۔ آپ نے یہ بات ایک واک کے اختتام پر کہی جو منشیات کے سلسلے میں کی گئی تھی۔

○ ویمن ڈویژن کے وفاقی وزیر مسٹر نعیم حسین چٹھہ نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں خواتین کی نشستوں کے لئے بل آئندہ سیشن میں پیش کر دیا جائے گا۔

○ اسرائیل نے جنوبی لبنان کے ان حصوں پر جو گوریلوں کے پاس ہیں شیلنگ کر کے اقوام متحدہ کے قیام امن کے ایک کارکن اور ایک شہری کو ہلاک کر دیا ہے۔ قیام امن سے تعلق رکھنے والا یہ شخص نیپال کا باشندہ ہے۔ اس شیلنگ سے جو شہری ہلاک ہوا ہے وہ اڑتیس سال ہے اور اس کی تیس سالہ بہن زخمی ہو گئی ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ اب تک روس کے صدر بورس یلسن پر آٹھ دفعہ حملہ کر کے انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن کے جی بی کے نئے کارکنوں نے ان حملوں کو ناکام بنا دیا۔

○ ہائی کمشنر برائے مہاجرین صداقو اوگاتا نے بوسنیا جانے والے ٹرکوں (برائے اشیائے خورونوش) کو بند کر دیا تھا لیکن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل جنہیں ایک مضبوط ارادے کا مالک سمجھا جاتا ہے نے ان ٹرکوں کو دوبارہ چالو کر دیا ہے اور بوسنیا کے لوگوں کے حوصلے کسی قدر بڑھ گئے ہیں۔ بطرس غالی نے کہا ہے کہ انہوں نے صداقو اوگاتا سے اپنے جھگڑے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت صدیق خان کانجو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے فیصلہ کیا ہے کہ خورونوش اور دیگر ضروریات زندگی سے لدا ہوا ایک سی۔۱۳۰ جہاز بوسنیا روانہ کیا جائے تاکہ اقوام متحدہ اور امریکہ نے جو سامان وہاں بھیجنا شروع کیا ہے اس میں یہ سامان بھی شامل کر لیا جائے۔ مسٹر صدیق کانجو نے یہ بھی بتایا کہ سیکیورٹی کونسل میں جب اس معاملے پر بحث ہوئی تو اس خیال کا اظہار کیا گیا کہ اس آپریشن میں کئی ملکوں کو حصہ لینا چاہیئے چنانچہ سب سے پہلے امریکہ نے اس میں شرکت کا اعلان کیا اور اس کے بعد پاکستان نے بھی کہا کہ ہم ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں اور ایک عرصے سے اس بات کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔

○ مارچ میں سندھ آپریشن کے دوسرے مرحلے میں گرین سگنل ملتے ہی کارروائی شروع ہو جائے گی۔ فوجی ذرائع نے بتایا ہے کہ اہم شخصیات کے خلاف کارروائی کے لئے فوج نے سفارشات حکومت کو بھیج دی ہیں۔

○ بیرونی دنیا میں مندے کی وجہ سے اس سال برآمدات متاثر ہوئیں خسارہ توقع کے مطابق کم نہیں ہوگا۔ سیلاب سے نقصان کے باعث خسارہ ۴۷ ارب ہو سکتا ہے۔ اگلا بجٹ مشکل ہوگا۔ خسارہ کم از کم ۶۵ ارب سے بڑھ جائے گا۔ غیر ملکی امداد میں اضافے کی کوئی امید نہیں۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کے لئے
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون ۲۵۵۴۲۲
۲۲۶۵۰۸

فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
ٹیکے کی طرح تیز اثر اور عطر کی طرح بے ضرر
کھانسی، زکام، نزلہ، انفلوئنزا
چھینکوں، ناک کی بندش، گلے کی خرابی، نیز نظام تنفس کی تمام تکالیف میں دو چار بار سونگھنے سے آرام۔ ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت (MONEY BACK GUARANTEE) کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت: پاکستان میں ۲۰/۰۰ روپے، ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) ۱۰/۰۰ روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ) لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد:- ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل
گولبازار۔ ربوہ
فون: آفس ۷۷۱۔ کلینک ۶۰۶۔ رہائش ۶۰۷

کیوریٹو ادویات اور رمضان المبارک
رمضان المبارک میں کیوریٹو سسٹم کی ادویات مغرب کے بعد ایک خوراک، سونے سے قبل ایک خوراک اور فجر سے پہلے ایک خوراک استعمال کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون۔ آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ۶۰۷

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے
بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
پرنسٹریف لاٹیو
فون: ۲۳۱۶۸۱، ۲۳۱۶۸۰، ۲۲۳۲۰۴

اوقات کار کیوریٹو کلینک
برائے رمضان المبارک
صبح ۸/۰۰ تا ۳/۰۰ بجے
ناغہ بروز جمعۃ المبارک
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ
فون۔ دفتر ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ۶۰۷

پتہ

جبوب مفید اٹھرا
۱۵ گرام ۱۶/۰
۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولاد نرینہ
(کورس)
۱۵۰/- روپے

زد جام عشق
خاص
۴۸۰/- روپے

روشن کاجل
۵/- روپے

تریاق معدہ
۱۰/- روپے
۲۰/- روپے

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون ۵۳۲۔ ۶۳۴ (۰۴۵۲۴)